آزادیٔ کشمیر

عزیزو! خدا جانے آپ کس کشمیر کو لینے کے ارادے کر رہے ہیں، یا کس کشمیر کے متعلق سوچتے ہیں۔؟ ورنہ وہ کشمیر جو ذہن میں جنت کا نشان ہے جس کے متعلق میری رائے ہے کہ پروردگارِ عالم نے آسمانوں پر اپنی موجودگی میں تیار کرا کے اسے زمین پر اتارا اور وہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس جنتِ ارضی میں اب نہیں بلکہ ۱۹۳۱ء سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اس زمانے میں ہم احرار نے اسی کشمیر کے متعلق مسلمانوں سے بات کہی تھی لیکن اس وقت کے رئیس مسلمانوں نے جن کا دخل فرنگی ایوانوں میں تھا ہماری بات نہ سنی۔ احرار کی تحریک پر آزادیٔ کشمیر کے لئے چالیس ہزار مسلمان قید ہوئے اور بائیس نوجوانوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ تب ہماری بات مان لی ہوتی تو آج کشمیر کا نقشہ یوں نہ ہوتا۔

اب آپ بھی سن لیں اور چودھری[1] صاحب بھی! کشمیر تو آپ اپنے ہاتھ سے دے چکے اگر فائر بندی کی بات نہ ہوتی تو ممکن ہے کوئی بات بن جاتی میری بات لکھ رکھو کہ فرنگی اور ہندو اب کسی صورت میں بھی آپ کو کشمیر نہیں دینا چاہتے۔ ہاں البتہ اگر کبھی فرنگی کو ضرورت ہو کہ وہ اس مستقل فساد کو ختم کرنا چاہے تو ممکن ہے اس کا کچھ حصہ آپ کے پاس آجائے۔

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

دفاعِ پاکستان احرار کانفرنس

۱۴ جنوری ۱۹۴۹ء دہلی دروازہ لاہور

[1] کشمیری رہنما چودھری غلام عباس مرحوم جو کانفرنس میں شریک تھے